www.KitaboSunnat.com

PDF Split DEMO : Purchase from www.A-PDF.com to remove the watermark

مرتبہ غور و خوض کر کے اس کے الفاظ میں ردو بدل کرتا ہے جب کہ قرآن مجید کا یہ عالم ہے کہ اس کے کسی ایک لفظ کو اگر اس کی اصل جگہ سے ہٹالیا جائے اور اس سے بہتر لفظ لانے کے لئے پورے عربی ادب کو بھی کھنگال ڈالا جائے تو اس کی جگہ کسی اور مناسب لفظ کے مل جانے کی امید رکھنا عبث ہے۔

"بلاغت" کی ایک جامع تعریف پر گو اہل لغت کا (بقول امام زرکشی) اتفاق نہیں ہے' لیکن اس کے جتنے بھی ممکنہ ارکان ہو سکتے ہیں وہ سب کے سب قرآن مجید میں بطریق اتم و احسن موجود ہیں' قرآن مجید میں مختلف چیزیں (مثلاً توحید و رسالت' تحلیل و تحریم' وعظ و نصیحت' وعدو وعید' اوامر و نواہی' سیرت و اخلاق' قصص اور غیب کی خبریں وغیرہ) انتہائی احسن اسلوب اور نظم و نسق کے ساتھ یوں سمو دی گئی ہیں کہ جہاں کہیں سے بھی تلاوت کی جائے' حلاوت ہی محسوس ہوتی ہے اور قرآن کی اثر انگیزی میں کسی کی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا' متفاوت چیزوں کو اتنے عمدہ اسلوب کے ساتھ یکجا کر دینا ہی دراصل بلاغت کی بنیادی خصوصیت ہے......

اور وہ شے جس میں "بلاغت" کی تمام صفات جمع ہو سکتی ہوں' یہ ہے کہ تقریباً ایک ہی معنی پر دلالت کرنے والے مختلف الفاظ میں سے ہر ایک کو اس کے خاص اور موزوں ترین مقام پر اس طرح لانا کہ اگر اس کی جگہ پر اس کا کوئی اور ہم معنی لفظ لایا جائے تو یا تو معنی بگڑ جائے یا کلام کی وہ خوشنمائی باقی نہ رہے' جس پر "بلاغت" کا انحصار ہوتا ہے..... اسی طرح کلام عرب میں بعض مترادف الفاظ اکثر لوگوں کے زعم میں قریب المعنی ہوتے ہیں' جیسے علم و معرفت' نعت و صفت' بلیٰ و نعم اور مِنۡ و عَنۡ وغیرہ لیکن اہل لغت کے نزدیک معاملہ اس کے برعکس ہے کیونکہ مترادف الفاظ میں سے ہر ایک میں ایسی کوئی نہ کوئی خصوصیت لازماً پائی جاتی ہے جو اس کے دوسرے مترادف لفظ میں نہیں پائی جاتی۔

قرآن مجید میں ایسے کتنے اور کونسے مترادف الفاظ ہیں جو بظاہر قریب المعنی لیکن اپنی اپنی مقررہ جگہ پر وہ الگ الگ خاصیت کے حامل ہیں؟

اردو زبان کے کسی بھی عنوان کے تحت قرآن مجید میں کتنے اور کونسے الفاظ کہاں کہاں آئے ہیں؟ اور ہر جگہ پر ان الفاظ میں سے ہر ایک کی حسب موقع کیا مناسبت ہے؟ اور ان سب میں ذیلی فروق کیا ہیں؟ مزید برآں زبان کا کوئی مادہ قرآن مجید میں کہاں اور کیسے استعمال ہوا ہے؟ اور اسی طرح کے دیگر کئی سوالوں کے جوابات ہی دراصل زیر تبصرہ کتاب کے موضوعات ہیں۔

مولانا عبدالرحمٰن کیلانی کی شخصیت محتاج تعارف نہیں' ان کی دسیوں علمی' تحقیقی اور گرانقدر کتب ہی ان کا مکمل تعارف ہیں' موصوف جس موضوع پر بھی قلم اٹھاتے ہیں اس کا حق ادا کر دیتے ہیں' زیر تبصرہ کتاب بھی ان کی قرآن مجید سے گہری وابستگی' الفاظ و معانی اور علوم و معارف قرآنی کے بارے میں ان کے نہایت عمیق مطالعے کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

اس کتاب کی اہمیت اور عالی مرتبت ہونے کی اس سے بڑی دلیل کیا ہوگی کہ اس کا اولین مقصد کتاب اللہ کی تفہیم ہے اور یہ بلاواسطہ الفاظ قرآن پر بحث کرتی ہے اگر اس موضوع کا جائزہ لیا جائے جو اس کتاب کا عنوان ہے تو یہ حقیقت آشکارہ ہوتی ہے کہ قرآنی علمی ذخائر میں سے تاحال جو کتابی صورت

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۲- لہث : کتّے کے ہانپنے کی آواز جس کی وجہ گرمی یا پیاس کی شدت ہوتی ہے اور وہ زبان باہر نکال کر ہانپنے یا ہونکنے لگتا ہے۔ (مف منجد) ارشادِ باری ہے :

فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ الْكَلْبِ اِنْ تَحْمِلْ عَلَيْهِ يَلْهَثْ اَوْ تَتْرُكْهُ يَلْهَثْ۔ (۷/۱۷۶)

اس شخص کی مثال کتّے کی سی ہے کہ اگر اس پر بوجھ لاد دو تو بھی ہانپے اور اگر چھوڑ دو تو بھی ہانپے۔

بے جان چیزوں کی آوازیں :

۱۳- رِکز : خفیف اور دھیمی آواز (ف ل ۱۹۳) اور لبعض کے نزدیک بھنک۔ مکھی کی بھنبھناہٹ۔ ارشادِ باری ہے :

وَكَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْنٍ هَلْ تُحِسُّ مِنْهُمْ مِّنْ اَحَدٍ اَوْ تَسْمَعُ لَهُمْ رِكْزًا (۱۹/۹۸)

اور ہم نے ان سے پہلے بہت سے گروہوں کو ہلاک کر دیا ہے۔ بھلا تم ان میں سے کسی کو دیکھتے ہو یا کہیں ان کی بھنک سنتے ہو۔

۱۴- صَيْحَة : (صیح) آواز پھاڑ پھاڑ کر چلّانا صُور پھونکنے کی آواز (مف) ایسی آواز جس سے دل دہل جائیں گرج دار آواز۔ دھماکہ۔ یعنی جب کسی بھی آواز میں شدّت پیدا ہو جائے۔ ہر بے معنی اور بلند آواز کو صَيْحَة کہتے ہیں (فق ل ۲۶) ارشادِ باری ہے :

فَاَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ مُشْرِقِيْنَ ۝ فَجَعَلْنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا (۱۵/۷۳)

سو ان کو سورج نکلتے نکلتے چنگھاڑ نے آ پکڑا اور ہم نے اس (شہر) کو (الٹ کر) اس کے اُوپر کے حصے کو نچلا بنا دیا

۱۵- صَاخَّة : (صخ) ایسی کرخت آواز جو کانوں کو بہرا کر دے (م-ل) کان پھوڑنے والی آواز سخت قسم کا شور و غل۔ قرآن میں ہے :

فَاِذَا جَآءَتِ الصَّآخَّةُ (۸۰/۳۳)

پھر جب آئے وہ کان پھوڑنے والی (عثمانیؒ)

۱۶- تَغَيُّظ : جوشِ غیظ و غضب میں جھنجھلاہٹ (منجد) مجازاً جہنم کی آگ میں تیزی اور جوش کی وجہ سے پیدا شدہ آوازیں۔ قرآن میں ہے :

اِذَا رَاَتْهُمْ مِّنْ مَّكَانٍ بَعِيْدٍ سَمِعُوْا لَهَا تَغَيُّظًا وَّزَفِيْرًا (۲۵/۱۲)

جب وہ (دوزخ) اُن کو دُور سے دیکھے گی (تو غضبناک ہو رہی ہوگی اور یہ) اس کے جوش (غضب) اور چیخنے چلّانے کو سنیں گے۔

۱۷- هَدّ : کسی عمارت یا دیوار یا ستون وغیرہ کے گرنے کی آواز (ف ل ۱۹۴) دھڑام کی آواز۔ ارشادِ باری ہے :

تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْهُ وَتَنْشَقُّ الْاَرْضُ وَتَخِرُّ الْجِبَالُ هَدًّا (۱۹/۹۰)

قریب ہے کہ اس (افترا) سے آسمان پھٹ پڑیں اور زمین شق ہو جائے اور پہاڑ ڈھے کر گر پڑیں۔

۱۸- غَلْي : ہنڈیا کے ابلنے اور جوش مارنے کی آواز۔ کھولنے کی آواز۔ (مف) قرآن میں ہے :

كَالْمُهْلِ يَغْلِيْ فِي الْبُطُوْنِ كَغَلْيِ

جیسے پگھلا ہوا تانبا، پیٹوں میں (اس طرح) کھولے گا،

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَاٰتٰهُمُ اللّٰهُ ثَوَابَ الدُّنْيَا وَحُسْنَ ثَوَابِ الْاٰخِرَةِ (۳/۱۴۸) — تو خدا نے ان کو دنیا میں بھی بدلہ دیا اور آخرت میں بھی بہت اچھا بدلہ دے گا۔

اور یہ جو قرآن میں ہے:

هَلْ ثُوِّبَ الْكُفَّارُ مَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ (۸۳/۳۶) — تو کافروں کو ان کے اعمال کا پورا پورا بدلہ مل گیا۔

اس آیت میں بطور طنز ثواب کا لفظ استعمال ہوا ہے۔

۷۔ عِقَاب، کا لفظ بُرے کام کے بُرے بدلہ کے لیے آتا ہے (تفصیل "انجام" میں دیکھیے) یعنی سزا یا عذاب کے معنوں میں آتا ہے۔ ارشادِ باری ہے:

وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ (۲/۱۹۶) — اور اللہ سے ڈرتے رہو اور جان رکھو کہ اللہ سخت عذاب دینے والا ہے

۸۔ کَفَّارَۃٌ: کَفَرَ بمعنی چھپانا (تفصیل "انکار کرنا" میں دیکھئے) اور تکفیر بمعنی گناہ کو چھپانا اور کَفَّارَۃٌ کے معنی وُہ نیکی جو گناہ کے بدلے میں کی جائے اور اس سلسلہ میں جو صدقہ یا روزہ رکھا جائے وُہ کَفَّارَۃ کہلاتا ہے۔

۹۔ وَبَال: وَبَل کے بنیادی معنی میں شدّۃ اور ثقل کا مفہوم پایا جاتا ہے (مف۔ منجد) اور اس کے معنی لاٹھی سے مارتے جانا ہے۔ اور وبال کا لفظ کسی بُرے کام کی سخت سزا کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ یہ سزا خواہ دُنیا میں ملے یا آخرت میں لیکن اکثر دنیوی گرفت یا مکافاتِ عمل کی صورت میں ملتا ہے۔ اب مثالیں ملاحظہ فرمائیے:

(۱) وبال بصورت کفارہ: اَوْ كَفَّارَةٌ طَعَامُ مَسٰكِيْنَ اَوْ عَدْلُ ذٰلِكَ صِيَامًا لِّيَذُوْقَ وَبَالَ اَمْرِهٖ (۵/۹۵) — یا کفارہ (دے اور وُہ) مسکینوں کو کھانا کھلانا ہے یا اس کے برابر روزے رکھے تاکہ اپنے کام کی سزا کا مزہ چکھے۔

(۲) كَمَثَلِ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ قَرِيْبًا ذَاقُوْا وَبَالَ اَمْرِهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ (۵۹/۱۵) — ان کا حال ان لوگوں کا سا ہے جو ان سے کچھ ہی پیشتر اپنے کاموں کی سزا کا مزہ چکھ چکے ہیں۔ اور (ابھی) ان کے لیے دکھ دینے والا عذاب تیار ہے۔

۱۰۔ قِصَاص: قصّ کا بنیادی معنی کسی چیز کا تتبع کرنا ہے (م۔ل) اور قصاص کے معنی کسی کے بُرے فعل کا بدلہ دینا ہے (منجد) اور قصاص بالعموم انسانی خون اور اس کے اعضاء وجوارح سے تعلق رکھتا ہے۔ جس کی مثال اسی عنوان میں ب کے تحت گزر چکی، تاہم یہ ضروری نہیں۔ ارشاد باری ہے:

اَلشَّهْرُ الْحَرَامُ بِالشَّهْرِ الْحَرَامِ وَالْحُرُمٰتُ قِصَاصٌ (۲/۱۹۴) — ادب کا مہینہ ادب کے مہینے کا مقابل ہے اور ادب کی چیزیں ایک دوسرے کا بدلہ ہیں۔

۱۱۔ فِدْيَةٌ: فداء کے معنی کسی کی طرف سے کچھ مال وغیرہ دے کر اسے کسی مصیبت سے بچا لینا ہے (مف)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴- اَدْلٰی، دَلْو بمعنی پانی کا خالی ڈول۔ اور اَدْلٰی بمعنی اس خالی ڈول کو بھرنے کے لیے کنویں میں لٹکانا (مف) جو آہستہ آہستہ پانی تک پہنچ جاتا ہے۔ اور ادلی الٰی فلان کے معنی ہیں اپنے معاملہ یا جھگڑا وغیرہ کو کسی دوسرے شخص کے پاس فیصلہ کے لیے پہنچانا یا لے جانا اور رشتہ داری یا سفارش کا وسیلہ پکڑنا ہے۔ (منجد) ارشادِ باری ہے:

وَلَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ	اور ایک دوسرے کا مال ناحق نہ کھاؤ۔ اور نہ اس کو
وَتُدْلُوْا بِهَآ اِلَى الْحُكَّامِ لِتَاْكُلُوْا	(رشوۃً) حاکموں کے پاس پہنچاؤ۔ تاکہ لوگوں کے مال
فَرِيْقًا مِّنْ اَمْوَالِ النَّاسِ بِالْاِثْمِ (۲/۱۸۸)	کا کچھ حصہ ناجائز طور پر کھاؤ۔

ماحصل: (۱) اَبْلَغَ اور بَلَّغَ: کوئی چیز یا پیغام منتہی تک پہنچانا۔ بَلَّغَ عام طور پر پیغام پہنچانے کے لیے آتا ہے جبکہ اَبْلَغَ عام ہے۔

(۲) اَوْرَدَ: کسی کو گھاٹ پر پہنچانا۔

(۳) جبا: کسی چیز کو جمع کر کے دوسرے مقام تک پہنچانا۔

(۴) ادلی الٰی فلان: اپنا قضیہ کسی دوسرے شخص تک پہنچانا۔ اور قرابت رشوت اور سفارش سے کام لینا ہے۔

۳۲ —— پھاڑنا

کے لیے خَرَقَ، قَدَّ، فَطَرَ، فَجَرَ، مَخَرَ، شَقَّ، فَلَقَ، فَرَقَ، مَزَّقَ کے الفاظ قرآن کریم میں آئے ہیں۔

۱- خَرَقَ کے معنی کسی چیز کو پھاڑنا اور خراب کر دینا۔ توڑ پھوڑ دینا۔ یا بگاڑنے کے لیے توڑنا ہے۔ (مف) اور خِرْقَہ کپڑے کے چیتھڑے کو کہتے ہیں اور خارق عادت کے خلاف بات کو کہتے ہیں (منجد) ارشادِ باری ہے:

فَانْطَلَقَا حَتّٰٓى اِذَا رَكِبَا فِى السَّفِيْنَةِ	تو دونوں چل پڑے یہانتک کہ جب کشتی میں سوار
خَرَقَهَا قَالَ اَخَرَقْتَهَا لِتُغْرِقَ اَهْلَهَا۔	ہوئے تو (خضر نے) کشتی کو پھاڑ ڈالا (موسیٰؑ نے) کہا،
(۱۸/۷۱)	کیا آپ نے اس کو اس لیے پھاڑا ہے کہ سواروں کو غرق کردیں۔

۲- قَدَّ: کسی چیز کو لمبائی کے رُخ پھاڑنا۔ اور قَدّ بمعنی انسان کی لمبائی۔ قد و قامت (مف) اور قدید خشک گوشت کی لمبی لمبی قاشوں کو کہتے ہیں (مف۔ منجد) قرآن میں ہے:

وَاسْتَبَقَا الْبَابَ وَقَدَّتْ قَمِيْصَهٗ	اور دونوں دروازے کی طرف بھاگے (آگے یوسف پیچھے
مِنْ دُبُرٍ (۱۲/۲۵)	زلیخا) اور عورت نے اس کا کرتا پیچھے سے پکڑ کر (کھینچا تو) پھاڑ ڈالا۔

۳- فَطَرَ: کسی چیز کو لمبائی میں یوں پھاڑنا کہ اس میں شگاف پڑ جائے۔ تراش خراش کرنا۔ اس لحاظ سے فَطَرَ بنانے اور پیدا کرنے کے معنی میں بھی آتا ہے۔ اور فُطُوْر شگاف کو کہتے ہیں (مف منجد) ارشادِ باری ہے:

فَارْجِعِ الْبَصَرَ هَلْ تَرٰى مِنْ فُطُوْرٍ	آنکھ اٹھا کر دیکھ بھلا تجھ کو (آسمان میں) کوئی شگاف

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی تیزی اور سختی کا از خود مغلوب ہو جانا (مف) ارشادِ باری ہے:

وَدَانِيَةً عَلَيْهِمْ ظِلَالُهَا وَذُلِّلَتْ قُطُوفُهَا تَذْلِيلًا (۷۶/۱۴) — ان سے (ثمردار شاخیں اور) ان کے سائے قریب ہوں گے۔ اور میووں کے گچھے جھکے ہوئے لٹک رہے ہوں گے۔

۹۔ عَالَ: (عول) بمعنی ظلم کرنا۔ سیدھی راہ سے ہٹنا (منجد) اَلْعَوْلُ ہر ایسی چیز کے متعلق استعمال ہوتا ہے جو انسان کو گرانبار کر دے اور وہ اس کے بوجھ تلے دب جائے (مف) اس سے مراد ایسا جھکاؤ ہے جس میں کسی کا حق تلف ہوتا ہو۔ ارشادِ باری ہے:

فَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تَعْدِلُوا فَوَاحِدَةً أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ ذَٰلِكَ أَدْنَىٰ أَلَّا تَعُولُوا (۴/۳) — اگر تمہیں اس بات کا اندیشہ ہو کہ سب عورتوں سے یکساں سلوک نہ کر سکو گے تو ایک (عورت) کافی ہے۔ یا لونڈی جس کے تم مالک ہو۔ یہ (اس لیے کہ) تم ایک طرف نہ جھک جاؤ (عثمانیؒ)

۱۰۔ دَنٰی: بمعنی قریب ہونا۔ نزدیک ہونا۔ اور اگر اس کی نسبت کسی بلندی کی طرف ہو تو یہ جھک کر قریب ہونا کے معنی دے گا۔ ارشادِ باری ہے:

وَجَنَى الْجَنَّتَيْنِ دَانٍ (۵۵/۵۴) — اور ان دونوں باغوں کے پکے میوے جھک رہے ہوں گے (یعنی زمین سے قریب ہو رہے ہوں گے)

۱۱۔ جَنَفَ: بمعنی جانبداری کرنا۔ طرفداری کرنا۔ جھکاؤ کا رخ کسی ایک فریق کی طرف ہو جانا ارشادِ باری ہے:

فَمَنْ خَافَ مِنْ مُوصٍ جَنَفًا أَوْ إِثْمًا (۲/۱۸۲) — پھر جو شخص وصیت کرنے والے کی طرف سے جانبداری یا حق تلفی کا خوف رکھتا ہو۔

۱۲۔ صَبَا: (صبو) صَبِيٌّ بمعنی بچہ، چھوٹا لڑکا (ج صِبْيَان) اور صَبَا بمعنی بچوں جیسی حرکتوں کی طرف مائل ہونا۔ اور تَصَبِّی بمعنی کھیل کی طرف راغب ہونا (م۔ق) گویا صَبَاء ایسے جھکاؤ کو کہتے ہیں جو از راہِ بچپن ہو۔ یوسفؑ نے فرمایا:

وَإِلَّا تَصْرِفْ عَنِّي كَيْدَهُنَّ أَصْبُ إِلَيْهِنَّ (۱۲/۳۳) — (اے اللہ) اگر تو مجھ سے ان عورتوں کے فریب کو نہ ہٹائے گا تو میں ان کی طرف مائل ہو جاؤں گا۔

ماحصل: (۱) مَالَ: طبیعت کا جھکاؤ اور رغبت عام ہے۔
(۲) جَنَحَ: اچھے کام کی طرف جھکنا۔
(۳) حَنَا: مشقت کی وجہ سے تھک کر جھکنا۔
(۴) صَغَا: پورے یا زیادہ جھکاؤ کے لیے۔
(۵) رَكَنَ: کسی چیز کی طرف قوت یا پناہ حاصل کرنے کیلئے جھکنا
(۶) مَادَ: حرکت یا ہلکی وجہ سے جھک پڑنا۔ ہچکولے کھانا۔
(۷) خَشَعَ: خوف اور عاجزی سے جھکنا جس کا اثر جوارح سے نمایاں ہو
(۸) ذَلَّ: کسی دباؤ کی وجہ سے جھکنا۔
(۹) عَالَ: ایسا جھکاؤ جس میں دوسرے کی حق تلفی ہو۔
(۱۰) دَنٰی: جھک کر قریب ہونا۔
(۱۱) جَنَفَ: جانبداری کی وجہ سے جھکنا
(۱۲) صَبَا: از راہِ بچپن کسی ناشائستہ حرکت کی طرف جھک پڑنا

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رنگ کا گدلا ہونا (مف) رنگ میلا اور ہلکا پڑ جانا۔ ارشادِ باری ہے:

وَإِذَا النُّجُومُ انْكَدَرَتْ (۸۱/۲) اور جب تارے بے نور ہو جائیں گے۔

۲۔ اَبْيَضَّ: بیاض بمعنی سفیدی (ضد سَوَاد بمعنی سیاہی) اور بیاض العین بمعنی آنکھ کی سفیدی۔ اور اِبْيَضَّتْ عَيْنُهُ بمعنی اس کی آنکھ سفید یا بے نور ہو گئی۔ قرآن میں ہے:

وَابْيَضَّتْ عَيْنَاهُ مِنَ الْحُزْنِ فَهُوَ كَظِيمٌ (۱۲/۸۴) اور غم کے مارے یعقوبؑ کی دونوں آنکھیں سفید ہو گئیں۔ اور وہ غم سے بھرے ہوئے تھے۔

۳۔ عَمِيَ: عَمِيَ بمعنی آنکھ کا یا دل کا اندھا ہونا۔ اور عَمِيَتِ الْأَخْبَارُ عَنْ فُلَانٍ بمعنی فلاں آدمی کا کچھ پتہ نہیں لا پتہ ہے۔ اور عَمِيَ الْمَعْنَى بمعنی مفہوم یا مطلب کا پوشیدہ رکھنا (منجد) ارشادِ باری ہے:

وَالَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ فِي آذَانِهِمْ وَقْرٌ وَهُوَ عَلَيْهِمْ عَمًى (۴۱/۴۴) اور جو لوگ (قرآن پر) ایمان نہیں رکھتے اُن کے کانوں میں گرانی ہے اور یہ قرآن ان پر دھندلا رہتا ہے۔

۴۔ غُمَّةً: غَمَّ بمعنی کسی چیز کو چھپانا اور غُمًّى بمعنی تاریکی اور غبار۔ اور غمام بمعنی بادل جو سورج کی روشنی کو ڈھانپ لیتا ہے۔ اور غُمَّةُ الْأَمْرِ بمعنی معاملہ کا پیچیدہ اور مشتبہ ہونا ہے (مف) ارشادِ باری ہے:

فَأَجْمِعُوا أَمْرَكُمْ وَشُرَكَاءَكُمْ ثُمَّ لَا يَكُنْ أَمْرُكُمْ عَلَيْكُمْ غُمَّةً ثُمَّ اقْضُوا إِلَيَّ وَلَا تُنْظِرُونِ (۱۰/۷۱) تم اور تمہارے شریک سب مل کر ایک معاملہ پر متفق ہو جاؤ۔ پھر تمہارا یہ معاملہ تم میں سے کسی پر پوشیدہ نہ رہے پھر جو کچھ میرے حق میں کر سکتے ہو وہ کر دو اور مجھے مہلت نہ دو۔

ماحصل: (۱) انکدر: کسی چیز کے رنگ کے پھٹک جانے اور میلا پڑنے کے لیے۔

(۲) عَمِيَ الْأَمْرُ: کسی معاملہ کے پوشیدہ یا دھندلا رہنے کے لیے۔

(۳) اَبْيَضَّ عَيْنُهُ: آنکھ کے بے نور ہونے اور (۴) غُمَّةُ الْأَمْرِ: کسی معاملہ کے مبہم رہنے کیلیے آتا ہے۔

نیز دیکھیے ــــ "دیکھنا" (کیفیتِ نظر)

۲۷ ــــ دھواں

کے لیے دُخَان، نُحَاس اور يَحْمُومٌ کے الفاظ آئے ہیں۔

۱۔ دُخَان: دھواں معروف چیز ہے۔ البتہ امام راغب نے یہ تخصیص کی ہے کہ اس سے مراد وہ دھواں ہے جو آگ کے شعلوں کے ساتھ نکلتا ہے۔ (مف) حالانکہ دھواں آگ کے شعلہ سے پہلے بھی نکلتا ہے۔ اور وہ بھی دُخان ہی ہے۔ ارشادِ باری ہے:

ثُمَّ اسْتَوَى إِلَى السَّمَاءِ وَهِيَ دُخَانٌ (۴۱/۱۱) پھر اللہ تعالیٰ آسمان کی طرف متوجہ ہوا۔ وہ اس وقت (محض) دھواں تھا۔

۲۔ نُحَاس: بمعنی تانبا۔ اور ایسی آگ جس کا رنگ تانبے کی مانند ہو۔ اور ایسا دھواں بھی جس میں اس رنگ کی آگ کے شعلے لپٹ رہے ہوں (مف) سرخ اور سخت گرم دھواں۔ آگ اور دھول

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پر جانے والی سیڑھی اور لکڑی کے زینہ کے لیے بھی استعمال ہوتا ہے۔ تاہم سلمؔ اس چیز کو کہہ سکتے ہیں جو کسی بلند جگہ تک پہنچنے کا وسیلہ بنے (مف) (ج سلالم اور سلالیم) اور اَدْرَاجُ السُّلَّم بمعنی سیڑھی کے ڈنڈے یا اڈے (منجد) قرآن میں ہے:

فَإِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ تَبْتَغِيَ نَفَقًا فِي الْأَرْضِ أَوْ سُلَّمًا فِي السَّمَاءِ (۶/۳۵) — تو اگر طاقت ہو تو زمین میں کوئی سرنگ ڈھونڈ نکالو۔ یا آسمان میں کوئی سیڑھی (تلاش کرو)۔

۲۔ مَعَارِج: مِعْرَاج کی جمع) عَرَجَ بمعنی لنگڑا کر چلنا۔ اور اَعْرَجَ بمعنی لنگڑا عَرَجَ فِي السُّلَّم بمعنی سیڑھی پر چڑھنا۔ اور مِعْرَاج بمعنی چڑھنے کی جگہ بھی اور سیڑھی بھی (منجد) گویا مِعْرَاج کا لفظ سُلَّم سے اخص ہے۔ اس میں سیڑھی کے ذریعہ کسی بلند مقام پر پہنچ جانے کا تصور پایا جاتا ہے جبکہ سُلَّم محض سیڑھی کو کہتے ہیں۔ قرآن میں ہے:

وَمَعَارِجَ عَلَيْهَا يَظْهَرُونَ (۴۳/۳۳) — اور سیڑھیاں (بھی) جن پر وہ چڑھتے۔

۳۰۔ سیکھنا۔ سکھلانا

کے لیے تَعَلَّمَ اور عَلَّمَ، تَلَقّٰی (لقی) اور کَلَّبَ کے الفاظ آئے ہیں۔

۱۔ تَعَلَّمَ: عَلِمَ بمعنی جاننا یا کسی چیز کی حقیقت کو پانا ہے۔ اور عَلَّمَ بمعنی بار بار کثرت کے ساتھ کسی کو خبر دینا یعنی سکھلانا اور تَعَلَّمَ بمعنی آہستہ آہستہ اس خبر کے اثر کو قبول کرتے جانا ہے۔ سیکھتے جانا سیکھنا (مف) قرآن میں ہے:

وَعَلَّمَ آدَمَ الْأَسْمَاءَ كُلَّهَا (۲/۳۱) — اور اللہ تعالیٰ آدم کو سب چیزوں کے نام سکھلا دیے۔

فَيَتَعَلَّمُونَ مِنْهُمَا مَا يُفَرِّقُونَ بِهِ بَيْنَ الْمَرْءِ وَزَوْجِهِ (۲/۱۰۲) — اور وہ لوگ ان دونوں سے وہ کچھ سیکھتے جو میاں بیوی کے درمیان جدائی ڈال دے۔

۲۔ تَلَقّٰی، لَقِيَ بمعنی ملنا۔ ملاقات کرنا۔ پانا۔ دیکھنا۔ اور تَلَقّٰی بمعنی کسی کا استقبال کرنا۔ اور تَلَقَّى الشَّيْءَ مِنْهُ کسی سے کچھ سیکھنے کے معنوں میں آتا ہے (منجد) اور تَلَقّٰی بمعنی القا یعنی دل میں بات ڈالے جانے سے کچھ سیکھنا ہے۔

ارشادِ باری ہے:

فَتَلَقّٰى آدَمُ مِنْ رَبِّهِ كَلِمَاتٍ فَتَابَ عَلَيْهِ (۲/۳۷) — سو آدمؑ نے اپنے پروردگار سے چند کلمے سیکھے تو اللہ تعالیٰ نے اس کی توبہ قبول کر لی۔

۳۔ کَلَّبَ: کَلْب بمعنی کتا۔ اور کَلَّبَ الْكَلْبَ بمعنی کتے کو شکار کی تعلیم دینا اور سدھانا ہے۔ اور مُكَلِّب اور کَلَّاب اس شخص کو کہتے ہیں جو شکار کرنے کی تعلیم دیتا یا سدھاتا ہو۔ پھر کَلَّبَ کا استعمال صرف کتوں کو سکھلانے کے لیے ہی نہیں بلکہ دوسرے شکاری جانوروں، پرندوں وغیرہ کے لیے بھی ہوتا ہے۔ ارشادِ باری ہے:

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۔ فُلْكٌ: فُلْك کا لفظ کسی چیز کے گول ہونے، چکر کھانے اور گھومنے پر دلالت کرتا ہے (م۔ل)
فَلْكٌ مِّنَ الْبَحْرِ بمعنی دریا کا بھنور۔ جہاں چاروں طرف سے پانی جمع ہو کر چکر کھانے لگے۔ اور
فَلَك بمعنی مدار۔ سیاروں کے گھومنے کا راستہ۔ آسمان اور اَلْفَلْكَة بمعنی ہر وُہ چیز جو بلند ابھری ہوئی
اور گول ہو (منجد) گویا چکر لگاتے رہنے کی نسبت سے کشتی کو فُلْك کہتے ہیں۔ (اس کی جمع نہیں آتی)
اور قرآن میں فلك کے ساتھ اکثر مَشْحُون کا لفظ آیا ہے۔ اور شَحَن بمعنی کشتی میں سامان
لادنا اور اسے بھرنا۔ اور اَلشَّحْنَة وُہ چیز جس سے کشتی بھری جائے (منجد) گویا فلك ایسی کشتی ہوتی ہے
جو مسافروں کے علاوہ باربرداری کا کام بھی دے۔ ارشادِ باری ہے:

وَاِنَّ يُوْنُسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ۔ اِذْ اَبَقَ اِلَى الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ (۳۷/۱۴۰) — اور یونسؑ بھی پیغمبروں میں سے تھے جب بھاگ کر بھری ہوئی کشتی میں پہنچے۔

ماحصل: (۱) کشتی چلنے کے لحاظ سے جاریۃ، ہموار اور آرام دہ ہونے کے لحاظ سے سفینۃ اور
کشتی نما ہونے کے لحاظ سے فلك ہے۔

۷۱۔ کعبہ کے مختلف نام

کے لیے کَعْبَة، اَلْبَيْت، بَيْتُ الْعَتِيْق، حَرَم، بَيْتُ الْحَرَام، بَيْتُ الْمُحَرَّم اور
مَسْجِدُ الْحَرَام کے الفاظ قرآن کریم میں آئے ہیں جو اس کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالتے ہیں۔

۱۔ كَعْبَة: بمعنی ہر وُہ چیز جو مکعب شکل کی بنی ہو۔ اسی نسبت سے کعبہ کو کعبہ کہتے ہیں (مف) جس کے
طول وعرض اور اونچائی برابر یا تقریباً برابر ہوں۔ مربع یا مربع نما تعمیر (ف ل ۱۶) ارشادِ باری ہے:

يَحْكُمُ بِهٖ ذَوَا عَدْلٍ مِّنْكُمْ هَدْيًا بٰلِغَ الْكَعْبَةِ (۵/۹۵) — جسے دو معتبر شخص مقرر کردیں قربانی (کرے اور یہ قربانی) کعبے پہنچائی جائے۔

۲۔ اَلْبَيْت: مخصوص گھر۔ بیت اللہ شریف۔ ارشادِ باری ہے:

اِذْ جَعَلْنَا الْبَيْتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَاَمْنًا (۲/۱۲۴) — جب ہم نے خانہ کعبہ کے لوگوں کے جمع ہونے کی اور امن کی جگہ مقرر کیا۔

۳۔ بَيْتُ الْعَتِيْق: بمعنی قدیمی گھر۔ عَتِيْق سے مراد ایسی چیز ہے جو پرانا ہونے کے ساتھ ساتھ
شرافت ونجابت سے بھی متصف ہو اور اس میں کمی نہ آئے (مف) ارشادِ باری ہے:

وَلْيَطَّوَّفُوْا بِالْبَيْتِ الْعَتِيْقِ (۲۲/۲۹) — اور لوگوں کو چاہیے کہ اس قدیمی گھر کا طواف کریں۔

۴۔ حَرَم: بمعنی اَلْمَنْعُ الشَّدِيْد (م۔ل) (۱) حرام وُہ اشیاء جن کے استعمال سے شریعت نے سختی
سے روک دیا ہو اور اس کی ضد حلال ہے یعنی وُہ چیز جس کے استعمال پر کوئی پابندی نہ ہو (۲) اور
حَرَم اور حَرَام بمعنی قابلِ احترام۔ ادب اور تعظیم کے لائق۔ ارشادِ باری ہے:

اَوَلَمْ نُمَكِّنْ لَّهُمْ حَرَمًا اٰمِنًا — کیا ہم نے انھیں حرم میں جو امن کا مقام ہے، جگہ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲- فَنَّدَ: فَنَد بمعنی رائے کی کمزوری اور فَنَّدَ بمعنی کسی کو کمزور رائے یا فاتر العقل بتلانا (مف) اور فَنِدَ بمعنی سٹھیانا۔ بڑھاپے کی وجہ سے ضعیف العقل ہونا اور بہکی بہکی باتیں کرنا۔ اور فَنَّدَ بمعنی کسی بوڑھے شخص کی باتوں پر ملامت کرنا۔ خطا کار ٹھہرانا۔ ملامت کرنا۔ قرآن میں ہے:

قَالَ اَبُوْهُمْ اِنِّیْ لَاَجِدُ رِیْحَ یُوْسُفَ لَوْلَآ اَنْ تُفَنِّدُوْنِ (۱۲/۹۴) — ان کے باپ (یعقوبؑ) نے کہا کہ اگر تم مجھے یہ نہ کہو کہ بوڑھا سٹھیا گیا (تو حقیقت یہ ہے کہ) میں یوسفؑ کی بُو محسوس کر رہا ہوں۔

ماحصل: (۱) استہزاء، کسی چیز کو خلافِ عقل اور عجیب سمجھ کر مذاق اڑانا۔

(۲) سخر: کسی کے عیب بیان کرکے ازراہِ حقارت مذاق اُڑانا۔

(۳) فَنَّدَ: کسی بوڑھے کی باتوں کو ان ہونی سمجھ کر مذاق اُڑانا۔

مراد پانا کے لیے دیکھیے ——— "کامیاب ہونا"

۲۱ ——— مرد

کے لیے رَجُل، اِمْرَءٌ، مَرْءٌ اور ذَکَرٌ کے الفاظ آئے ہیں۔

۱- رَجُلٌ (بمعنی مرد) کا استعمال اس وقت ہوتا ہے جب قوت، بہادری اور مردانگی کا اظہار مقصود ہو۔ رَجُوْلِیَّۃ مصدر بمعنی قوتِ مردانگی قوتِ مردمی (منجد) ج رِجَالٌ (مؤنث نِسَاء اور نِسْوَۃ) ارشادِ باری ہے:

اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَی النِّسَآءِ بِمَا فَضَّلَ اللّٰہُ بَعْضَھُمْ عَلٰی بَعْضٍ (۴/۳۴) — مرد عورتوں پر فائق ہیں بدیں وجہ کہ خدا نے ایک کو دوسرے سے افضل بنایا ہے۔

۲- اِمْرَءٌ یا مَرْءٌ (بمعنی مرد) شخص۔ اس لفظ کا استعمال اس وقت ہوتا ہے جب انسانیت سے متعلق اخلاق کی طرف اشارہ کرنا مقصود ہو۔ مَرُوْءَت یا مُرُوَّت مصدر بمعنی انسانیت انسانی ہمدردی (مؤنث اِمْرَاَۃٌ یا اَلْمَرْءَۃ) اس کی بھی جمع رِجَالٌ ہی آئے گی (منجد) قرآن میں ہے:

فَیَتَعَلَّمُوْنَ مِنْھُمَا مَا یُفَرِّقُوْنَ بِہٖ بَیْنَ الْمَرْءِ وَزَوْجِہٖ (۲/۱۰۲) — لوگ ان (دونوں) سے وہ کچھ سیکھتے جو میاں بیوی میں جدائی ڈال دے۔

۳- ذَکَرَ: بمعنی نر (ضد انثی) ہر وہ چیز جس کی پیدائش زوجین کے ذریعہ ہو ان میں سے نر خواہ یہ چیز انسان ہو یا حیوانات اور چرند پرند یا درخت وغیرہ۔ لیکن جب اس لفظ کا تعلق انسان سے ہو تو اس سے مراد مرد ہوتا ہے خواہ کسی بھی عمر کا ہو (ج ذکور اور ذکران

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ی

۱۔ یا

کے لیے اَوْ۔ اَمْ اور اِمَّا یا اَمَّا کے الفاظ قرآن کریم میں آئے ہیں۔

۱۔ اَوْ: دو یا زیادہ چیزوں میں سے ایک چیز بتلانے کے لیے آتا ہے۔ قرآن میں ہے:

اَوْ کَالَّذِیْ مَرَّ عَلٰی قَرْیَۃٍ (۲/۲۵۹) یا اس شخص کی طرح جو ایک بستی پر سے گزرا۔

۲۔ اَمْ: حرفِ عطف۔ ہمزہ استفہام کے بعد برابری کے معنی میں آتا ہے (منجد مف) قرآن میں ہے:

ءَاَنْتُمْ اَشَدُّ خَلْقًا اَمِ السَّمَآءُ (۷۹/۲۷) کیا بلحاظ پیدائش تم سخت تر ہو یا آسمان؟

۳۔ اِمَّا: دو چیزوں میں سے ہر ایک چیز بتلانے کے لیے آتا ہے اور تکرار کے ساتھ آتا ہے۔ ارشاد باری ہے:

اِنَّا ھَدَیْنٰہُ السَّبِیْلَ اِمَّا شَاکِرًا وَّاِمَّا کَفُوْرًا (۷۶/۳) ہم نے انسان کو رستہ دکھلایا۔ اب یا تو شکر گزار بنے یا ناشکرا۔

۲۔ یاد کرنا۔ آنا۔ رکھنا

کے لیے ذَکَرَ اور اِدَّکَرَ، حَفِظَ اور وَعٰی کے الفاظ قرآن کریم میں آئے ہیں۔

۱۔ ذَکَرَ: بمعنی زبان پر یا دل پر کسی بات کا حاضر ہونا۔ خواہ کوئی بات یاد رہے یا نسیان کے بعد یاد آئے (مف) اس کا استعمال عام ہے۔ ارشادِ باری ہے:

اَوَلَا یَذْکُرُ الْاِنْسَانُ اَنَّا خَلَقْنٰہُ مِنْ قَبْلُ وَلَمْ یَکُ شَیْئًا (۱۹/۶۷) کیا انسان یاد نہیں کرتا کہ ہم نے اس کو پہلے بھی تو پیدا کیا تھا اور وہ کچھ بھی چیز نہ تھا۔

اور اِدَّکَرَ بمعنی کسی بھولی بسری بات کا یاد آنا۔ قرآن میں ہے:

وَقَالَ الَّذِیْ نَجَا مِنْھُمَا وَادَّکَرَ بَعْدَ اُمَّۃٍ (۱۲/۴۵) اور دونوں قیدیوں میں سے جو رہائی پا گیا تھا کہنے لگا اور اسے مدّت کے بعد بات یاد آ گئی۔

۲۔ حَفِظَ: کسی بات کا یاد رکھنا اور پھر اس کا دھیان رکھنا (م۔ ل) کسی چیز کو ضائع اور تلف ہونے سے بچانا۔ خراب ہونے سے محفوظ رکھنا (مف) ارشاد باری ہے:

حَافِظُوْا عَلَی الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوۃِ الْوُسْطٰی (۲/۲۳۸) (اپنی) نمازوں کی حفاظت کرو (خصوصًا) درمیانی نماز کی۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کنویں میں لٹکانا۔ اور دلوت بفلان بمعنی میں نے فلاں کو سفارشی بنایا۔ اور اَدْلیٰ بِقَرَابَتِہٖ کسی رشتہ کا وسیلہ پکڑنا اور اسے سفارشی بنانا۔ اور اَدْلیٰ اِلیٰ فُلَانٍ بمعنی کسی کے پاس اپنا جھگڑا لے جانا (منجد) اور اس کا استعمال اس وقت ہوتا ہے جب ناجائز ذرائع کو بروئے کار لاکر کسی کا حق غصب کرنے کا ارادہ ہو۔ ارشاد باری ہے:

وَلَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ وَتُدْلُوْا بِهَآ اِلَى الْحُكَّامِ لِتَاْكُلُوْا فَرِيْقًا مِّنْ اَمْوَالِ النَّاسِ بِالْاِثْمِ (۲/۱۸۸) اور ایک دوسرے کا مال ناحق نہ کھاؤ اور نہ اس کو (رشوتاً) حاکموں کے پاس پہنچاؤ تاکہ لوگوں کے مال کا کچھ حصہ ناجائز طور پر کھا جاؤ۔

۳۔ رَبَطَ عَلَى الْقَلْبِ: رَبَطَ بمعنی مضبوط باندھ کر گانٹھ لگا دینا۔ اور ربط اللہ علی القلب بمعنی اللہ تعالیٰ کا کسی کے دل کی بے قراری اور اضطراب پر گانٹھ لگا دینا اور اسے صبر کی توفیق عطا فرما دینا۔ ارشاد باری ہے:

اِنْ كَادَتْ لَتُبْدِيْ بِهٖ لَوْلَآ اَنْ رَّبَطْنَا عَلٰى قَلْبِهَا (۲۸/۱۰) اگر ہم موسیٰ کی ماں کی ڈھارس نہ بندھاتے تو وہ سارا راز فاش کرنے کو تھی۔ (ت۔ ق)

۴۔ رَدَّ اِلَى الْحَافِرَةِ: حَفَرَ بمعنی گڑھا کھودنا اور حُفْرَۃ بمعنی گڑھا بھی اور قبر بھی۔ اور حَافِرَۃ حافر کا مؤنث ہے۔ بمعنی کھودی ہوئی زمین بھی اور ابتدائی حالت بھی (منجد) اور رَدَّ فِي الْحَافِرَةِ بمعنی جہاں سے چلا تھا وہیں واپس جانے والا (م۔ ق) ۔ ع پہنچی وہیں پہ خاک جہاں کا خمیر تھا! قرآن میں ہے:

يَقُوْلُوْنَ ءَاِنَّا لَمَرْدُوْدُوْنَ فِي الْحَافِرَةِ (۷۹/۱۰) کافر کہتے ہیں کیا ہم الٹے پاؤں اپنی پہلی حالت کو لوٹائے جائیں گے (یعنی دوبارہ زندہ ہوں گے)؟

۵۔ رَيْبَ الْمَنُوْنِ: رَيْب بھی ایسا شک جس میں خلجان اور اضطراب بھی شامل ہو۔ اور مَنِيَّۃ بمعنی موت۔ تقدیر الٰہی (ج مَنَایَا اور مَنُوْن منجد) اور ریب المنون کا محاورہ اس وقت بولا جاتا ہے جب کوئی شخص ایک دوسرے پر شدید حوادث و مصائب اور موت کا وقوع پذیر ہونا چاہتا ہو اور اس کے برے انجام یا گردش زمانہ کا منتظر ہو۔ ارشاد باری ہے:

اَمْ يَقُوْلُوْنَ شَاعِرٌ نَّتَرَبَّصُ بِهٖ رَيْبَ الْمَنُوْنِ (۵۲/۳۰) کیا یہ لوگ کہتے ہیں کہ یہ شخص شاعر ہے جس کے حق میں ہم گردش ایام کا انتظار کر رہے ہیں۔

۶۔ سُقِطَ فِيْ يَدِهٖ: سَقَطَ بمعنی کسی چیز کا گر پڑنا۔ اور سقط فی الکلام بمعنی بات کرنے میں غلطی کر جانا یا نامناسب بات کہہ دینا۔ اور سُقِطَ یا اُسْقِطَ فِيْ يَدِهٖ بمعنی اپنی کسی بات یا دلیل کے غلط معلوم ہونے پر لوگوں کے سامنے نادم اور ذلیل ہونا یا اپنا سا منہ لے کر رہ جانا ہے (منجد) قرآن میں ہے:

وَلَمَّا سُقِطَ فِيْٓ اَيْدِيْهِمْ وَرَاَوْا اَنَّهُمْ قَدْ ضَلُّوْا (۷/۱۴۹) اور جب وہ نادم ہوئے اور دیکھا کہ بلاشبہ وہ گمراہ ہو گئے ہیں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ